نوحہ

اے بقیہ مجھے تیرا غم ہے
اِس لئے تو یہ آنکھ پُر نم ہے

جب سے تیرا یہ انہدام ہوا
دل میں بس غم کا ہی قیام ہوا
اب تو اِک اضطرابِ پیہم ہے

قبرِ زہراؑ جو ڈھائی اعدا نے
کیا بگاڑا تھا اِن کا دکھیا نے
ہم تو جتنا بھی روئیں وہ کم ہے

ہے جو بے سایہ تربتِ سجادؑ
کیوں نہ ہم غمزدہ کریں فریاد
اِس سے بڑھ کر بھی کوئی کیا غم ہے

قبر باقرؑ کی اور جعفرؑ کی
ہے شکستہ جو قبر شبرؑ کی
ہر طرف سوگ کا سا عالم ہے

کہہ اُٹھا دیکھ کر دلِ مضطر
ہائے رے قبرِ مادرِ حیدرؑ
اِس کی توقیر تو مقدم ہے

جب بھی تشریف لائیں گے مہدیؑ
ہو گا تعمیر پھر بقیہ بھی
مجھ کو اِک یہ ہی آس ہر دم ہے

کیوں نہ آوازِ حق اُٹھائیں ہم
کیسے باطل سے خوف کھائیں ہم
سر پہ جب باوفا کا پرچم ہے

جس نے زہراؑ کا دل دُکھایا ہے
اور اُنہیں عمر بھر رلایا ہے
اُس پہ لعنت ہی اب تو ہر دَم ہے

چین اظہارؔ یوں نہیں آتا
ہر گھڑی ہے الم بقیہ کا
ہر گھڑی دل میں شورِ ماتم ہے

شاعرِ اہلِ بیت علی اظہارؔ